قرآنی پیشے

مولانا عبد الرحمٰن عطاری مدنی

پیشکش: مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

قرآنِ مجید میں مذکور پیشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مضامین

قرآنی پیشے

مؤلف

مولانا عبد الرحمٰن عطاری مدنی

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مُستطرَف، ج۱، ص۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : قرآنی پیشے

مؤلف : مولانا عبد الرحمٰن عطاری مدنی

صفحات : 12

اشاعت اوّل: جنوری 2023(ویب ایڈیشن)

پیشکش : مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net/magazine/ur

فہرست

قرآنِ کریم میں مختلف پیشوں کا ذکر:	2
لوہے کے کام کا ذکر:	3
کاشتکاری کا ذکر:	5
اینٹ بنانے کے پیشے کا ذکر:	5
زیور بنانے کے کام کا ذکر:	7
شیشے کے کام کا ذکر:	8
سوت کاتنے کے کام کا ذکر:	9
ملاحی یعنی کشتی چلانے کے کام کا ذکر:	10
لکڑی کے کام کا ذکر:	11

قراٰنِ پاک میں مذکور پیشے

قراٰنِ مجید میں ہر چیز کا بیان موجود ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے۔(1) حضرت سیدنا ابو بکر بن مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَا مِنْ شَیْءٍ فِی الْعَالَمِ اِلَّا وَھُوَفِی کِتَابِ اللہِ یعنی کائنات میں ایسی کوئی چیز نہیں جس کا ذکر قراٰن مجید میں موجود نہ ہو۔(2) حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو ضرور میں اسے کتابُ اللہ میں پالوں گا۔(3) الغرض یہ کہ قراٰنِ پاک میں تمام چیزوں کا علم ہے لیکن ہماری عقلیں اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

قراٰنِ کریم میں مختلف پیشوں کا ذکر:

پیارے اسلامی بھائیو! قراٰنِ کریم میں جہاں اور باتوں کا بیان ہے وہیں اس میں مختلف پیشوں کا ذکر بھی اشارۃً موجود ہے، چنانچہ علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز کتاب ”اَلْاِتْقَان فِی عُلُوْمِ الْقُرْاٰن“ میں لکھتے ہیں: قراٰنِ پاک میں پیشوں کی اصل موجود ہے اور ان آلات کے نام بھی مذکور ہیں جن کی ضرورت پیش آتی ہے۔(4) آیئے قراٰنِ پاک سے چند پیشوں کا ذکر ملاحظہ کرتے ہیں۔

---

(1) پ14، النحل:89
(2) الاتقان فی علوم القراٰن، 2/1027
(3) الاتقان فی علوم القراٰن، 2/1028
(4) الاتقان فی علوم القراٰن، 2/1031

لوہے کے کام کا ذکر:

پارہ 16، سورۂ کہف کی آیت نمبر 96 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ۔[1] آیت مبارکہ کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ دنیا میں گزرنے والے چار بڑے بادشاہوں میں سے ایک حضرت سیدنا سکندر ذوالقرنین رضی اللہ عنہ کی دورانِ سفر ایک قوم سے ملاقات ہوئی تھی جو یاجوج ماجوج کے فسادات اور ان کی شرارتوں سے تنگ آچکی تھی۔ انہوں نے آپ سے ایک دیوار بنانے کی درخواست کی تھی تاکہ یاجوج ماجوج ان کے پاس آکر انہیں تنگ نہ کرسکیں چنانچہ آپ نے دیوار بنانے کے لئے ان سے کہا تھا: میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ۔" جب وہ لے آئے تو اس کے بعد ان سے بنیاد کُھدوائی، جب وہ پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر

(1) پ16، الکہف:96

نیچے چن کر اُن کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروادیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی، پھر اوپر سے پگھلایا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا تو یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا(یعنی بہت ہی مضبوط دیوار بن گئی)۔“[1] ☆ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ(۱۰)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے اس(یعنی حضرت داوٗد علیہ السّلام) کے لیے لوہا نرم کیا۔[2] (لوہا)حضرت سیدنا داوٗد علیہ السّلام کے دستِ مبارک میں آکر موم یا گوندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم ہو جاتا تھا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنالیتے۔[3]

(1)صراط الجنان،6/36

(2)پ22،سبا:10

(3)خزائن العرفان

کاشتکاری کا ذکر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ(۶۳) ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ(۶۴) لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ(۶۵) اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ(۶۶) بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ(۶۷)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: تو بھلا بتاؤتو کہ تم جو بوتے ہو۔ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم ہی بنانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اسے چورا چورا گھاس کردیتے پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے کہ ہم پر تاوان پڑ گیا ہے۔ بلکہ ہم بے نصیب رہے۔[1]

(1) پ27، الواقعہ: 63 تا 67

اینٹ بنانے کے پیشے کا ذکر:

اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا کر ایک محل بنا۔[1] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون کو اللہ پاک کے ایک ہونے پر ایمان لانے اور صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی تو اس پر فرعون نے انکار کرتے ہوئے اپنے وزیر ہامان سے کہا تھا کہ اے ہامان! میرے لیے آگ پر گارے کی اینٹ تیار کرو اور ایک انتہائی اونچا محل بناؤ، شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں۔ دراصل فرعون نے یہ گمان کیا تھا کہ (مَعاذَ اللہ) اللہ پاک کے لئے مکان ہے اور اس کا کوئی جسم ہے جس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہے، اس لئے اس نے ہامان کو عمارت بنانے کا حکم دیا، چنانچہ ہامان نے فرعون کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ہزارہا

(1) پ20، القصص:38

کاریگر اور مزدور جمع کئے، اینٹیں بنوائیں اور تعمیراتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ (اس وقت) دنیا میں اس کے برابر کوئی نہ تھی۔ کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہامان ہے، یہ صَنعت اس سے پہلے نہ تھی۔[1]

زیور بنانے کے کام کا ذکر:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور موسیٰ کے بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا بیٹھی بے جان کا دھڑ گائے کی طرح آواز کرتا۔[2] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام جب اللہ پاک سے کلام کرنے کے لئے کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو آپ کے جانے کے 30 دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے وہ تمام زیوارت جمع کر لئے جو انہوں نے اپنی عید کے دن قبطیوں (یعنی

(1) صراط الجنان، 7/ 284، 285 ملخصاً

(2) پ9، الاعراف: 148

فرعون کی قوم) سے استعمال کی خاطر لئے تھے۔ فرعون چونکہ اپنی قوم کے ساتھ ہلاک ہو چکا تھا، اس لئے یہ زیورات بنی اسرائیل کے پاس تھے اور لوگ سامری کی بات کو اہمیت دیتے اور اس پر عمل بھی کرتے تھے اور سامری چونکہ سونے کو ڈھالنے کا کام کرتا تھا اس لئے اس نے تمام سونے چاندی کو ڈھال کر اس سے ایک بے جان بچھڑا **بنالیا**(اور بنی اسرائیل اسے پوجنے لگے)۔ [1]

شیشے کے کام کا ذکر:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ۬ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا۔ [2] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ ملکہ بلقیس جب حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السّلام کے پاس آئیں تو ان سے کہا گیا کہ صحن میں آجائیں، اس صحن کے وسط میں حضرت سیدنا سلیمان علیہ السّلام

---

(1) صراط الجنان، 3/434،435

(2) پ19، النمل:44

تخت پر جلوہ افروز تھے، وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا اور اس کے نیچے پانی جاری تھا جس میں مچھلیاں تیر رہی تھیں، ملکہ بلقیس نے جب اُس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھیں کہ یہ گہرا پانی ہے، اس لئے انہوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا تاکہ پانی میں چل کر حضرت سیدنا سلیمان علیہ السّلام کے پاس آسکیں۔ اس پر حضرت سیدنا سلیمان علیہ السّلام نے ان سے فرمایا تھا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشوں سے جڑا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔[1]

سوت کاتنے کے کام کا ذکر:

قراٰنِ مجید میں ہے: ﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سُوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا۔[2] تفسیرِ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت ہے: مکّۂ مکرّمہ میں ریطہ بنتِ عمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فُتور، وہ دوپہر تک محنت کرکے سُوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی

(1) صراط الجنان، 7/208 ملخصاً

(2) پارہ 14، النحل: 92

کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی، یہی اس کا معمول تھا۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بے وقوف نہ بنو۔

ملاحی یعنی کشتی چلانے کے کام کا ذکر:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا(۷۹)﴾

ترجمۂ کنزُ العرفان: وہ جو کشتی تھی تو وہ کچھ مسکین لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔[1] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ حضرت سیّدنا خضر اور حضرت سیّدنا موسیٰ علیہما السّلام کے قصے میں جو عجیب و غریب معاملات

(1) پارہ16، الکھف:79

ہوئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ جب یہ دونوں حضرات کشتی میں سوار جارہے تھے تو بیچ سمندر میں حضرت خضر علیہ السّلام نے کلہاڑی کے ذریعے کشتی کے ایک یا دو تختے اس طریقے سے اکھاڑے کہ پانی کشتی میں نہ آئے پھر آپ نے اپنے اس فعل کی حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے اس کی حکمت یہ بیان کی کہ ”اس (اکھاڑنے) سے میرا مقصد کشتی والوں کو ڈبو دینا نہیں تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ کشتی دس مسکین بھائیوں کی تھی، ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کرسکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو دریا میں کام کرتے تھے اور اسی پر ان کے روزگار کا دارومدار تھا۔ آگے ایک بادشاہ تھا اور انہیں واپسی میں اس کے پاس سے گزرنا تھا، کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا اور اگر عیب دار ہوتی تو چھوڑ دیتا تھا اس لئے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا تاکہ وہ ان غریبوں کے لئے بچ جائے۔“(1)

لکڑی کے کام کا ذکر:

اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا نوح علیہ السّلام کو کشتی بنانے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور کشتی بنا ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے۔(2) چنانچہ حضرت سیّدنا نوح علیہ السّلام نے اللہ پاک کے حکم سے ساج کے درخت بوئے، بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے، پھر آپ نے (ان درختوں سے) کشتی بنانی شروع کی جو دو سال میں تیار ہوئی، اس کشتی کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز اور اُونچائی تیس گز تھی۔ حضرت سیّدنا نوح علیہ السّلام

(1) صراط الجنان، 6/20 ملخصاً

(2) پارہ 12، ھود: 37

جب کشتی بنارہے ہوتے اور آپ کی قوم کے سرداروں میں سے کوئی قریب سے گزرتا تو وہ آپ کا مذاق اڑاتا اور کہتا: اے نوح! کیا کررہے ہیں؟ آپ فرماتے: ایسا مکان بنارہا ہوں جو پانی پر چلے۔ یہ سُن کر وہ ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں ایسی جگہ بنارہے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ (مَعاذَ اللہ!) مذاق کے طور پر یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہوگئے۔[1]

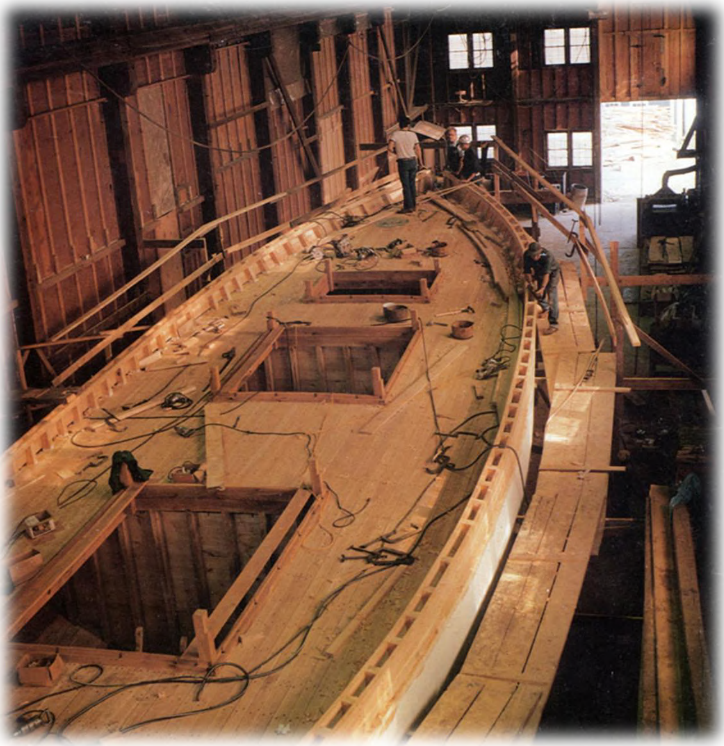

(1) صراط الجنان، 4/436، 437 ملخصاً

www.dawateislami.net

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278